132080 - عقد نكاح كے وقت شادى مستقل ركھنے ميں تردد تھا

سوال

منگنى كے عرصہ ميں ميں بہت متردد تھا، اور پھر ملك سے باہر جانے كے باعث ميں نے عقد نكاح ميں جلدى كى جب عقد نكاح كى تاريخ طے ہو گئى اور لوگوں كى دعوت نامے بھى جارى كر چكا تو ميں نے بيوى سے عقد نكاح منسوخ كرنے كا كہا، ليكن اس كے ليے وقت مناسب نہ تھا.
بہر حال ميں مجبورا نكاح كى تقريب ميں گيا ميرى نيت تھى كہ ابھى تو نكاح كروا ليتا ہوں ليكن ملك سے باہر جانے كے بعد فيصلہ كروں گا آيا يہ شادى نبھاؤں يا كہ عليحدگى اختيار كر لوں، ليكن باہر جانے كے بعد مجھے بيوى كا شوق پيدا ہوا اور مجھے بيوى كے تعلق كا احساس ہوا اور ميں ايك برس بعد ملك آيا تو رخصتى بھى ہو گئى.
ميرا سوال يہ ہے كہ آيا نكاح صحيح ہونے كے ليے رضامندى شرط ہے يا نہيں؛ كيونكہ عقد نكاح كے وقت تو ميں راضى نہ تھا، بلكہ تردد كا شكار اورمستقبل سے خوفزدہ تھا ليكن رخصتى كے وقت راضى تھا، برائے مہربانى بتائيں كہ اس كاحكم كيا ہو گا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جب نكاح كى شروط اور اركان پورے ہوں اور خاوند اور عورت كے ولى كى جانب سے دو عادل گواہوں كى موجودگى ميں ايجاب و قبول ہو جائے تو پھر شك و تردد اور حيرانى كا نكاح پر كوئى اثر نہيں ہوگا.

مزيد تفصيل كے ليے آپ سوال نمبر (2127) كے جواب كا مطالعہ ضرور كريں.

رضامندى تو دل كا معاملہ ہے جس كا اظہار تو زبان كے الفاظ يا پھر كسى فعل كے ذريعہ ہوتا ہے، اور احكام ظاہر كى بنا پر لاگو ہوتے ہيں، اس ليے كہ آپ نے عقد نكاح پورا كيا اور كوئى ايسا فعل آپ سے صادر نہيں ہوا جو آپ كى عدم رضامندى پر دلالت كرتا ہو تو يہ عقد نكاح صحيح ہے.

اور آپ كے دل ميں جو تردد كے افكار اور خيالات پائے جاتے تھے وہ معتبر نہيں ہونگے.

ابن قيم رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" بندوں كے ضمير اور دل ميں جو كچھ ہوتا ہے اس كے اظہار كے ليے اللہ سبحانہ و تعالى نے الفاظ وضع كيے ہيں، لہذا جب بھى كوئۂ شخص كسى دوسرے سے كچھ چاہتا ہے تو وہ اپنى مراد اور دل ميں جو ہوتا ہے اسے الفاظ

کا جامہ پہنا کر معلوم کرا دیتا ہے، تو اللہ سبحانہ و تعالی نے انہیں ارادوں اور مقاصد پر الفاظ کے واسطہ سے احکام مرتب کیے ہیں.

اگر یہی مقاصد اور ارادے دلوں میں ہوں اور ان پر فعل یا قول دلالت نہ کرے تو صرف دلوں میں ہونے کی وجہ سے ان پر احکام لاگو اور مرتب نہیں ہوتے، یہ علم میں رہے کہ ان الفاظ کا متکلم شخص نہ تو ان کے معانی کا ارادہ رکھتا ہے اور نہ ہی اس کے علم کا احاطہ کیا ہے.

بلکہ اللہ سبحانہ و تعالی نے تو امت کو ان کے دلوں میں آنے والے خیالات معاف کر دیے ہیں جب تك ان پر عمل نہ کیا جائے یا پھر انہیں الفاظ کا جامہ نہ پہنایا جائے مؤاخذہ نہیں ہوتا.

لہذا جب مقصد اور قولی یا فعلی دلالت دونوں جمع ہو جائیں تو اس پر حکم مرتب ہوگا، شرعی قاعدہ اور اصول بھی یہی ہے اوراللہ سبحانہ و تعالی کے عدل و انصاف اور اس کی حکمت و رحمت کا تقاضا بھی، کیونکہ لوگوں کے دلوں کے اردے اختیار کے تحت داخل نہیں ہوتے " انتہی

دیکھیں: اعلام الموقعین (3 / 105).

پھر آپ نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ آپ کی نیت تھی کہ عقد نکاح ہو جائے پھر کوئی فیصلہ کرونگا کہ آیا اس کے ساتھ رہنا ہے یا نہیں ؟ اس کا معنی یہ ہوا کہ آپ عقد نکاح مکمل کرنے پر راضی تھے.

حاصل یہ ہوا کہ یہ عقد نکاح صحیح ہے، اور آپ کا تردد آئندہ مستقبل کے تعلقات کو جاری رکھنے پر کوئی اثرانداز نہیں ہوگا.

واللہ اعلم .